ایگریکلچر مارکیٹنگ راؤنڈ اپ

دسمبر - 2007

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامت زراعت (معاشیات و تجارت) 21- ڈیوس روڈ لاہور- فون نمبر: 042-9201094, 9200754

آلو کی برداشت، تجارت اور برآمد

آلو زمانہ قدیم سے بطور خوراک استعمال کیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں آلو کا زیادہ تر استعمال سبزی کے طور پر ہوتا ہے۔ دنیا میں آلو 160 سے زائد ممالک میں کاشت کیا جاتا ہے۔ سال 2006 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان آلو کی عالمی پیداوار میں 0.049 فیصد حصہ کے ساتھ تنتیسویں نمبر پر ہے۔ جبکہ چین، روس، بھارت، امریکہ، یوکرائن، جرمنی، پولینڈ، بیلا رس، نیدرلینڈ، اور فرانس بالترتیب آلو کی پیداوار کے بڑے ممالک ہیں۔

سال 07-2006 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں 326.04 ہزار ایکڑ پر آلو کی کاشت کی گئی جس سے آلو کی 2470.31 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی۔ آلو کی کل ملکی پیداوار میں پنجاب کا حصہ 93.83 فیصد رہا۔ آلو پنجاب کے تقریباً تمام اضلاع میں کاشت کیا جاتا ہے۔ جبکہ اوکاڑہ، ساہیوال اور پاکپتن بالترتیب اس کی کاشت کے بڑے اضلاع ہیں۔ امسال صوبہ پنجاب میں آلو کی پیداوار گذشتہ سال کی نسبت زیادہ متوقع ہے اور خدشہ ہے کہ آلو کے کاشتکاران کو اُن کی فصل کا بہتر معاوضہ نہ مل سکے۔ لہذا اس کی مارکیٹنگ اور برآمد پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے۔ آلو کی بہتر مارکیٹنگ اور برآمد کے لئے درج ذیل باتوں کا خصوصی خیال رکھا جانا چاہیے۔

- ☆ فصل کو اچھی طرح پک جانے پر برداشت کیا جائے۔
- ☆ آلو کو برداشت کرنے سے پہلے کھیت وتر حالت میں ہو۔ سخت زمین آلو کو زخمی کر سکتی ہے جبکہ زیادہ گیلی زمین ہونے کی صورت میں مٹی آلو کے ساتھ چمٹی رہتی ہے جو کہ آلو کے معیار کو متاثر کرتی ہے۔
- ☆ فصل کو صبح کے وقت اور کم درجہ حرارت میں برداشت کریں۔ برداشت شدہ آلو کو کھیت میں سایہ دار جگہ پر رکھیں تا کہ آلو تیز دھوپ سے محفوظ رہے۔ ورنہ تیز دھوپ سے آلو ڈھیلے پڑ جائیں گے اور منڈی میں بہتر قیمت نہ دیں گے۔
- ☆ آلوؤں پر لگی مٹی وغیرہ اچھی طرح صاف کر لینی چاہیے۔ کٹ لگے اور بیمار آلو صحت مند آلوؤں سے کھیتوں میں ہی علیحدہ کر لینے چاہئیں۔
- ☆ آلو کی درجہ بندی بلحاظ جسامت و معیار کریں۔ بہتر ہو گا درجہ بندی ہاتھ کی بجائے مشین سے کی جائے اس سے یکساں معیار کا آلو منڈی میں دستیاب ہو گا اور اچھا معاوضہ دے گا۔
- ☆ آلو کو عموماً پٹ سن کی بوریوں میں پیک کیا جاتا ہے۔ جن کا وزن 90-100 کلوگرام ہوتا ہے۔ زیادہ وزن کی وجہ سے اس بوری کی نقل و حمل بہت دشوار ہوتی ہے اور جنس کا ضیاع ہوتا ہے۔ لہذا آلو کی پیکنگ کے لئے جالی والے پلاسٹک کے بیگ استعمال کریں اور ترجیحاً 50 کلوگرام کی پیکنگ کریں۔ ان بوریوں کی ترسیل کم وزن کی وجہ سے آسان ہو گی اور ضیاع کم ہو گا۔
- ☆ جالی دار بوریوں میں آلو دوران ذخیرہ ہوا کے مناسب گزر کی وجہ سے خراب نہیں ہوتا جبکہ پٹ سن کی بوریوں میں ہوا کا مناسب گزر نہ ہونے کی وجہ سے آلو کے خراب ہونے کا اندیشہ زیادہ ہوتا ہے۔
- ☆ آلو کو ذخیرہ کے دوران میٹھا ہونے سے بچانے کے لئے اس کو 4.0 درجہ سینٹی گریڈ پر ذخیرہ کرنا چاہیے آلو کو جس کولڈ سٹور میں ذخیرہ کیا جائے وہ ہوادار اور تاریک ہونا چاہیے۔
- ☆ آلو کی عالمی تجارت میں منجمد آلو کا بہت بڑا کردار ہے۔ عالمی سطح پر تقریباً 4 ملین ٹن سے زیادہ منجمد آلو کا کاروبار ہوتا ہے جس میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستانی برآمد کنندگان کو تازہ آلو کی برآمد کی بجائے منجمد آلو کی برآمد کی طرف توجہ دینی چاہیے جبکہ اس وقت جاپان، کوریا، سنگاپور، ہانگ کانگ اور فلپائن منجمد آلو کی بڑی منڈیاں ہیں۔
- ☆ پاکستانی کاروباری حضرات کو آلو سے بننے والی مصنوعات کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ جس میں آلو کے چپس، آلو کا سفوف اور خشک (ڈی ہائیڈریٹیڈ) آلو شامل ہیں۔
- ☆ برآمد کرتے وقت آلو کو ریفریجریٹر کنٹینرز میں ترسیل کریں اور عالمی برآمدی معیار کا خصوصی خیال رکھیں۔

گندم

گندم کا ارتقاء آج سے ہزاروں سال پہلے جنوب مغربی ایشیاء سے ہوا جبکہ بھارت اور اِس کے ملحقہ علاقوں میں اس کی کاشت آج سے تقریباً پانچ ہزار سال پہلے شروع ہوئی۔اس وقت پاکستان اس کی کاشت میں بہتر مقام رکھتا ہے اور 2006 کے پیداواری اعدادوشمار کے مطابق پاکستان پہلے دس عالمی ملکوں میں شمار ہوتا ہے اور گندم کی عالمی پیداوار میں پاکستان 3.52 فیصد حصہ کے ساتھ آٹھویں نمبر پر ہے۔جبکہ چین، بھارت،امریکہ،روس،فرانس،کینیڈا اور جرمنی بالترتیب بڑے ممالک ہیں۔پاکستان کی کل معیشت میں گندم کا حصہ 3 فیصد ہے۔گندم ہماری زرعی اجناس میں نہایت اہم ہے۔پاکستانی عوام کی بنیادی خوراک ہونے کی وجہ سے ملک کے ہر علاقے میں کاشت کی جاتی ہے۔اس اہمیت کی بناء پر عوام کی سالانہ ضرورت کے علاوہ ایک مخصوص مقدار مشکل حالات سے نبردآزما ہونے کیلئے ذخیرہ بھی کی جاتی ہے۔اس سال حکومت نے گندم کے لیے 24 ملین ٹن کا حدف مقرر کیا ہے جو کہ گزشتہ سال کی نسبت 3.02 فیصد زیادہ ہے۔اپریل میں نئی فصل کے آتے ہی گندم کی قیمت منڈی میں کم ہو جاتی ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔گندم کا رقبہ بنیادی خوراک کے باعث باقی تمام فصلوں سے زیادہ کاشت کیا جاتا ہے۔اس کی کاشت بارانی علاقوں میں اکتوبر اور نہری علاقوں میں نومبر سے شروع ہوتی ہے۔محکمہ خوراک ہر سال مشکل حالات سے نبردآزما ہونے کے لئے کچھ گندم ذخیرہ کرتا ہے جس کو ستمبر کے بعد فلور ملوں کو اس کی گنجائش کے مطابق فروخت کرتا ہے۔جس سے زمینداروں کو مناسب قیمت مل جاتی ہے اور مڈل مین کا کردار کم ہونے کے باعث صارف کو بھی گندم کی مصنوعات مناسب قیمت پر میسر رہتی ہیں۔اس کے باوجود بھی کچھ منافع خور عناصر گندم کی ناجائز ذخیرہ اندوری کرتے ہیں جس سے گندم کی طلب کو غیر متوازن کر دیتے ہیں جیسا کہ اس سال ہوا اور لوگوں کو گندم اور آٹے کی زیادہ قیمتوں کی وجہ سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔گندم کے موجودہ بحران کی وجہ سے قیمتوں میں مسلسل اضافہ جاری ہے۔اس بحران سے نمٹنے کے لئے ضروری ہے کہ حکومت ذخیرہ اندوزوں کے خلاف فوری و بھرپور کاروائی کرے،سمگلنگ کی روک تھام کی جائے اور کاروباری حضرات کو گندم بیرون ممالک سے درآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔درج ذیل گراف میں اِمسال اور گذشتہ سال میں گندم کی قیمتوں کا موازنہ دکھایا گیا ہے۔

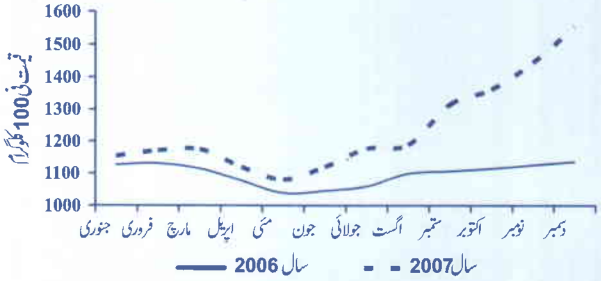

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں دسمبر کے مہینہ میں گندم کی اوسط قیمت 1554 روپے فی کوئنٹل رہی۔ جو کہ گذشتہ ماہ نومبر کی 1445 روپے فی کوئنٹل قیمت سے 7.60 فیصد زیادہ ہے۔جبکہ گذشتہ سال ماہ دسمبر کی قیمتوں کی نسبت 36.85 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔درج ذیل گوشوارے میں گندم کی ماہ دسمبر، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال دسمبر کی قیمتیں دی گئی ہیں۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	دسمبر(2007)کی قیمتیں	نومبر(2007)کی قیمتیں	دسمبر(2006)کی قیمتیں	دسمبر(2007)کی فیصد قیمتوں کا نومبر(2007) سے موازنہ	دسمبر(2007)کی فیصد قیمتوں کا دسمبر(2006) سے موازنہ
لاہور	1625	1510	1140	7.62	42.54
فیصل آباد	1425	1412	1133	0.92	25.74
سرگودھا	1658	1452	1131	14.19	46.59
ملتان	1625	1477	1139	10.02	42.62
گوجرانوالہ	1526	1405	1113	8.63	37.19
اوکاڑہ	1507	1430	1123	5.40	34.28
راولپنڈی	1488	1458	1175	2.02	26.61
رحیم یار خان	1581	1413	1133	11.87	39.58
اوسط	1554	1445	1136	7.60	36.85

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

مکئی

مکئی کی تاریخ بہت پرانی ہے۔مکئی اصل میں یورپین فصل تھی جو کہ بعد میں تقریباً پندرھویں یا سولھویں صدی میں امریکہ اور تمام دنیا میں متعارف ہوئی۔مکئی ساری دنیا میں بڑی کامیابی سے کاشت کی جاتی ہے۔2006 کے اعداد و شمار کے مطابق مکئی کی پیداوار میں پاکستان 0.43 فیصد حصہ کے ساتھ 28واں نمبر پر ہے۔جبکہ امریکہ، چین، برازیل، میکسیکو اور انڈیا مکئی کی پیداوار میں بالترتیب بڑے ممالک ہیں۔پچھلے دو سالوں سے مکئی کی پیداوار میں اضافے کا رجحان ہے کیونکہ مکئی کی کاشت سے کاشتکاروں کو بہتر معاوضہ مل رہا ہے۔مکئی کی طلب میں بھی مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔کیونکہ مکئی کا استعمال جانوروں کی خوراک میں بکثرت ہوتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ کارن آئل بنانے والی ملز بھی اس کی خاطر خواہ خرید کرتی ہیں۔سال 08-2007 میں پاکستان میں مکئی کی پیداوار 3247.61 ہزار ٹن ہوئی جو کہ پچھلے سال سے 11.72 فی صد زیادہ ہے۔مکئی پاکستانی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔مکئی ملک کے تمام صوبوں میں کاشت کی جاتی ہے۔لیکن مکئی کی پیداوار کا مجموعی طور پر 99 فیصد صوبہ پنجاب اور سرحد سے حاصل ہوتا ہے۔صوبہ پنجاب کا ملکی پیداوار میں حصہ 71 فیصد ہے۔پنجاب میں اس کی پیداوار کے بالترتیب بڑے اضلاع اوکاڑہ، پاک پتن، ساہیوال اور جھنگ ہیں۔پنجاب کے پیداواری حصے میں اضافہ منڈی میں اس کی بڑھتی ہوئی طلب کو ظاہر کرتا ہے۔اس بڑھتی ہوئی طلب کو ترقی دادہ ہائبرڈ اقسام سے پورا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔مکئی کی خریف کی فصل منڈی میں نومبر دسمبر تک دستیاب ہوتی ہے۔مکئی کی زیادہ طلب کی بناء پر قیمتوں میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔کیونکہ جانوروں کی خوراک میں جو متبادل اجناس استعمال ہوتی ہیں اُن کی قیمتیں پچھلے سال کی نسبت بہت زیادہ ہیں۔لہٰذا اُن اجناس کے متبادل کے طور پر مکئی کی خرید زیادہ ہو رہی ہے جو کہ قیمتوں میں بڑھوتری کا باعث ہیں۔درج ذیل گراف میں امسال اور گزشتہ سال کی قیمتوں کے مابین فرق دکھایا گیا ہے۔

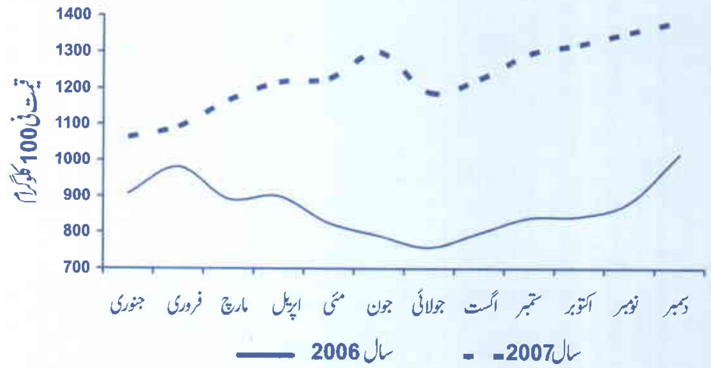

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں دسمبر کے مہینہ میں مکئی کی اوسط قیمت 1387 روپے فی کوئنٹل رہی۔جو کہ گذشتہ ماہ کی 1356 روپے فی کوئنٹل قیمت سے 2.31 فیصد زیادہ ہے۔جبکہ گذشتہ سال ماہ دسمبر کی قیمتوں کی نسبت 34.52 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	دسمبر(2007) کی قیمتیں	نومبر(2007) کی قیمتیں	دسمبر(2006) کی قیمتیں	دسمبر(2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر(2007) سے موازنہ	دسمبر(2007) کی فیصد قیمتوں کا دسمبر(2006) سے موازنہ
لاہور	1417	1375	1063	3.03	33.33
فیصل آباد	1442	1413	889	2.03	62.26
سرگودھا	1409	1328	1031	6.10	36.64
ملتان	1500	1505	1159	-0.33	29.38
گوجرانوالہ	1204	1149	963	4.77	25.06
اوکاڑہ	1386	1428	1088	-2.91	27.49
راولپنڈی	1350	1296	1025	4.17	31.71
رحیم یار خان	1387	1350	1031	2.74	34.53
اوسط	1387	1356	1031	2.31	34.52

چاول سپر باسمتی

چاول کے بارے میں یہ تصور کیا جاتا ہے کہ اس کا ارتقاء 3000BC میں انڈونیشا کے علاقے بالی سے ہوا۔ چاول پوری دنیا میں خوراک کے طور پر بہت پسند کیا جاتا ہے۔ چین، انڈیا، انڈونیشا، بنگلہ دیش اور ویت نام چاول کی پیداوار میں بالترتیب 29.0، 21.51، 8.57، 6.89اور 5.64 فیصد حصہ کے ساتھ بڑے مما لک ہیں۔ جبکہ پاکستان چاول کی عالمی پیداوار میں 1.28 فیصد حصہ کے ساتھ بارہویں نمبر پر ہے۔ لیکنپاکستان باسمتی چاول کی پیداوار میں پوری دنیا میں مشہور ہے۔ پاکستان باسمتی چاول کی برآمد سے ہر سال خاطر خواہ زرمبادلہ کماتا ہے۔ دوران سال 07-2006 میں پاکستان نے 3129142 میٹرک ٹن چاول برآمد کیا جس کی مالیت 1,125,819 (ہزار امریکی ڈالر) ہے۔ جس میں باسمتی چاول کا حصہ 49.14 فیصد ہے۔ یہ چاول زیادہ تر دبئی، کینیا، عمان، یمن، سنگاپور اور دوسرے کئی مما لک کو بھیجا گیا۔ پاکستان میں باسمتی چاول کی کل پیداوار کا 57 فیصد سے زیادہ صوبہ پنجاب سے حاصل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے کچھ اضلاع کی آب وہوا اور زمین باسمتی چاول کی پیداوار کیلئے نہایت موزوں تصور کی جاتی ہے اور اس کی مخصوص خوشبو اور منفرد ذائقہ کی بناء پر پاکستانی باسمتی چاول بین الاقوامی منڈی میں ایک خاص پہچان رکھتا ہے۔ پنجاب میں چاول کی پیداوار میں گوجرانولہ، شیخوپورہ، سیالکوٹ، حافظ آباد اور اوکاڑہ بالترتیب بڑے اضلاع ہیں۔ درج ذیل گراف میں رواں سال اور گذشتہ سال کے دوران باسمتی چاول کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے

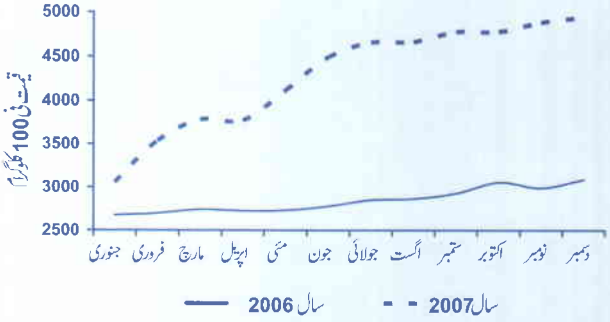

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں دسمبر کے مہینے میں گزشتہ ماہ نومبر کی نسبت سپر باسمتی کی قیمتوں میں معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا۔ جو کہ 1.23 فیصد زیادہ رہا۔ اور گزشتہ سال دسمبر کی قیمتوں سے 60.09 فیصد زیادہ ہے۔ پچھلے دو سالوں سے چاول کی قیمتیں نہایت کم رہی تھیں۔ بین الاقوامی پیداوار کم ہونے کی وجہ سے بین الاقوامی منڈی میں چاول باسمتی کی قیمتیں بڑھ گئیں۔ لیکن یہ قیمتیں اس وقت بڑھی تھیں جب کسان اپنی فصل فروخت کر چکا تھا۔ پچھلے سال چاول کی کم پیداوار اس سال بھی قیمتوں میں اضافے کا باعث ہے۔ اور دن بدن چاول کی بڑھتی ہوئیں قیمتیں زیادہ طلب کا اندیہ دے رہی ہیں۔ طلب اگر یونہی برقرار رہی تو قیمتوں میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے۔ گندم کی بڑھتی ہوئی قیمتیں بھی چاول کی طلب میں اضافے کا باعث ہیں۔ نیا چاول منڈی میں آنا شروع ہو چکا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس کی قیمتوں میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں سپر باسمتی کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	دسمبر(2007) کی قیمتیں	نومبر(2007) کی قیمتیں	دسمبر(2006) کی قیمتیں	دسمبر(2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر(2007) سے موازنہ	دسمبر(2007) کی فیصد قیمتوں کا دسمبر(2006) سے موازنہ
لاہور	4833	4867	3108	-0.69	55.50
فیصل آباد	5000	4875	3075	2.56	62.60
سرگودھا	4500	4385	2656	2.62	69.42
ملتان	4844	4969	3113	-2.52	55.62
گوجرانوالہ	4692	4558	3183	2.93	47.38
اوکاڑہ	4867	4650	3056	4.66	59.24
راولپنڈی	5500	5500	3304	0.00	66.46
رحیم یار خان	5300	5250	3200	0.95	65.63
اوسط	4942	4882	3087	1.23	60.09

چاول اری

چاول اری کی زیادہ کاشت صوبہ سندھ میں کی جاتی ہے یہ صوبہ کل ملکی پیداوار کا تقریباً 68 فیصد سے زیادہ پیدا کرتا ہے۔ پنجاب اری چاول کی پیداوار میں 19 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ اری چاول زیادہ تر برآمد کیا جاتا ہے۔ اری کا چاول کی کل برآمد میں تقریباً 51 فیصد سے زیادہ حصہ ہے۔ اس سال پاکستان نے 2221236 میٹرک ٹن اری چاول برآمد کیا جس کی مالیت 569,499 ہزار امریکی ڈالر بنتی ہے۔ چاول اری کی سالانہ اوسط پیداوار تقریباً 1.9 ملین ٹن ہے۔ اسکی فی ایکڑ پیداوار باسمتی چاول سے تقریباً دوگنا ہے۔ سندھ میں چاول کے بڑے اضلاع لاڑکانہ، نواب شاہ اور شکار پور ہیں۔ ان دنوں دھان کی نئی فصل منڈی میں آرہی ہے۔ لیکن طلب کے بڑھنے کے باعث اور گزشتہ سال چاول کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ کے باعث اس سال دھان کی قیمتیں پچھلے سال کی نسبت 50 سے 80 فیصد زیادہ دیکھنے میں آئی ہیں۔ درج ذیل گراف میں چاول اری کی اس سال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے

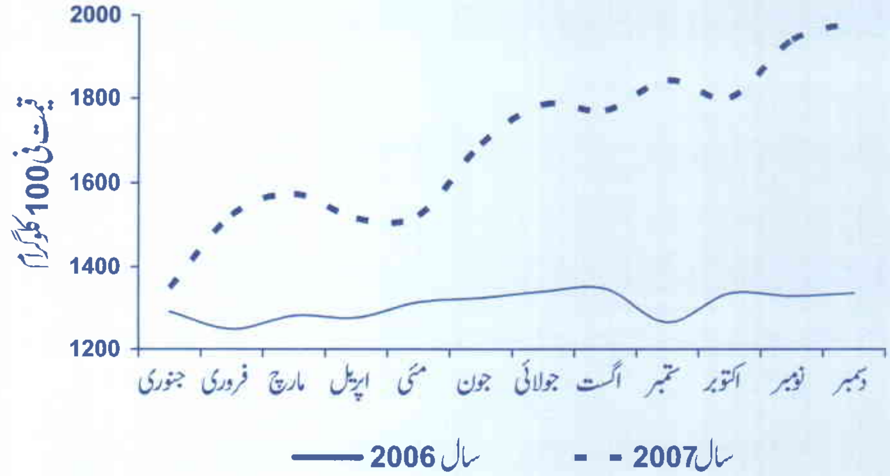

اس ماہ صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں اری چاول کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ گزشتہ ماہ نومبر میں چاول اری کی اوسط قیمت 1944 روپے فی کوئنٹل رہی جو ماہ دسمبر میں بڑھ کر 1988 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ اور شرح اضافہ 2.26 فیصد رہا۔ جبکہ گذشتہ سال دسمبر کے مقابلہ میں شرح اضافہ 52.15 فیصد ہے۔ جس کی وجہ گذشتہ سال پیداوار میں کمی ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں چاول اری کی دسمبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ دسمبر کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	دسمبر (2007) کی قیمتیں	نومبر (2007) کی قیمتیں	دسمبر (2006) کی قیمتیں	دسمبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر (2007) سے موازنہ	دسمبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا دسمبر (2006) سے موازنہ
لاہور	2032	2030	1306	0.10	55.59
فیصل آباد	1975	1879	1184	5.11	66.85
سرگودھا	2022	2019	1334	0.15	51.56
ملتان	1878	1866	1291	0.65	45.53
گوجرانوالہ	1896	1905	1340	-0.48	41.48
اوکاڑہ	1925	1858	1264	3.61	52.29
راولپنڈی	2225	2117	1435	5.10	55.05
رحیم یار خان	1952	1879	1300	3.89	50.16
اوسط	1988	1944	1307	2.26	52.15

چینی سفید

کماد دو سو سے زائد ملکوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔ برازیل کماد کی عالمی پیداوار میں 32.72 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ بھارت، چین، میکسیکو بالترتیب 7.23,20.20 اور 3.63 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہے۔ جبکہ پاکستان 3.21 فیصد حصہ کے ساتھ چھٹے نمبر پر ہے۔ پوری دنیا میں تقریباً 1391.43 ملین ٹن کماد پیدا ہوتا ہے۔ کماد رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کی ایک بڑی فصل ہے اور بنیادی طور پر شکر حاصل کرنے کیلئے کاشت کی جاتی ہے۔ اِس وقت ملک میں چلتے ہوئے 80 شکر سازی کے کارخانوں کی پیداوار کا دارومدار ملک میں کاشت ہونے والے کماد پر ہے۔ اور یہ کارخانے 5 ملین ٹن سے زیادہ چینی سالانہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ لیکن اسکی اوسط فی ایکڑ پیداوار (494 من)، عالمی اوسط فی ایکٹر پیداوار (600 من) سے کافی کم ہے۔ اسکے علاوہ دوسرے ممالک کی نسبت پاکستان میں کماد کے فی ایکٹر پیداواری اخراجات بھی زیادہ ہیں۔ لیکن اس سال چینی کی بہتر قیمتوں کی وجہ سے رقبہ میں اضافہ ہوا۔ اس سال زیادہ بارشوں کے باعث کماد کی فصل کی فی ایکڑ پیداوار زیادہ متوقع ہے۔ جبکہ پنجاب کی کل 44 شوگر ملوں میں سے 42 شوگر ملوں نے نومبر سے گنائی کرشنگ شروع کردی تھی اور کاشتکاروں سے گنا خرید کررہی ہیں۔ درج ذیل گراف میں سفید چینی کی اس سال اور گذشتہ سال کی قیمتیں ظاہر کی گئی ہیں۔

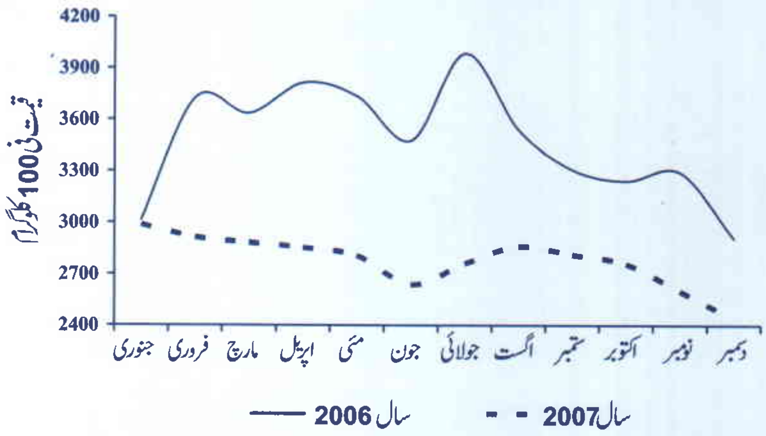

اس وجہ سے دسمبر کے دوران صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چینی کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی جبکہ شرح کمی 6.20 فیصد رہی۔ نومبر میں چینی کی قیمت 2600 روپے فی کوئنٹل تھی جو ماہ دسمبر میں کم ہوکر 2438 روپے فی کوئنٹل ہوگئی جبکہ گذشتہ سال دسمبر کے مقابلے میں قیمت میں شرح کمی 16.21 فیصد ہے یہ کمی منڈی میں نئی چینی آنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں چینی کی دسمبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کے ماہ دسمبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	دسمبر (2007) کی قیمتیں	نومبر (2007) کی قیمتیں	دسمبر (2006) کی قیمتیں	دسمبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر (2007) سے موازنہ	دسمبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا دسمبر (2006) سے موازنہ
لاہور	2465	2738	2938	-9.97	-16.11
فیصل آباد	2426	2512	2880	-3.43	-15.77
سرگودھا	2431	2682	2870	-9.36	-15.30
ملتان	2369	2475	2872	-4.29	-17.51
گوجرانوالہ	2471	2701	2924	-8.52	-15.50
اوکاڑہ	2433	2547	2883	-4.48	-15.60
راولپنڈی	2563	2644	2973	-3.05	-13.77
رحیم یارخان	2350	2497	2943	-5.89	-20.14
اوسط	2438	2600	2910	-6.20	-16.21

چناسیاہ

چنا بطور خوراک لحمیات کی فراہمی کا سستا اور مقوی ذریعہ ہے۔ گوشت میں **18.50** فیصد لحمیات جبکہ اس کے مقابلے میں چنے میں **19.20** فیصد لحمیات پائی جاتی ہیں۔ چنے کی فصل کا شمار قدیم فصلوں میں ہوتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق چنے کا ارتقاء **740** سال پہلے ترکی سے ہوا تھا آجکل **55** سے زیادہ ممالک میں کاشت کیا جا رہا ہے۔ چنے کی عالمی پیداوار میں بھارت، ترکی، پاکستان، ایران اور کینیڈا بالترتیب **3.60,5.89.6.78.68.79** اور **2.24** فیصد حصے کے ساتھ پہلے، دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں نمبر پر ہے۔۔ چنا سیاہ موسم ربیع کی فصل ہے اور بارانی علاقوں کی اہم فصل ہے۔ بھنے ہوئے چنے، سبز چنے، خشک چنے، دال اور بیسن اس کی اہم مصنوعات ہیں اس لیے پاکستان میں کاشت ہونے والی تمام دالوں میں بلحاظ رقبہ اور پیداوار چنا سرفہرست ہے۔ اور اس کی **97** فیصد سے زیادہ پیداوار صوبہ پنجاب کے بارانی علاقوں یعنی بھکر، جھنگ، لیہ، خوشاب۔ میانوالی، سرگودھا اور چکوال میں پیدا ہوتا ہے۔ صوبہ کی کل پیداوار میں **44** فیصد حصہ کے ساتھ بھکر پہلے نمبر اور خوشاب **27.8** فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ درج ذیل گراف میں چنا سیاہ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

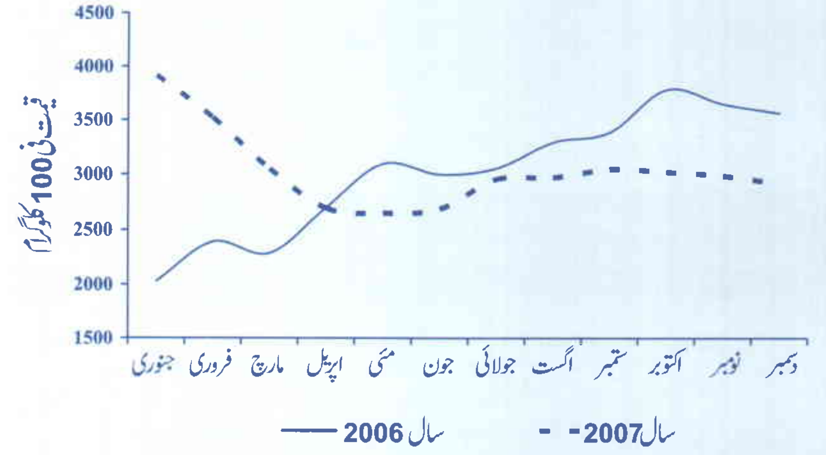

اس سال چنے کی اچھی پیداوار ہونے کے باعث پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں اس کی قیمت میں گذشتہ ماہ کی نسبت معمولی کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ گذشتہ ماہ (نومبر) میں چنے کی قیمت **2988** روپے فی کوئنٹل تھی۔ جو دسمبر کے مہینے میں **2.30** فیصد کمی کے ساتھ **2920** روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ جو گذشتہ سال دسمبر کے مقابلے میں **18.20** فیصد کم رہی ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں چنا سیاہ کی دسمبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال دسمبر کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	دسمبر (2007) کی قیمتیں	نومبر (2007) کی قیمتیں	دسمبر (2006) کی قیمتیں	دسمبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر (2007) سے موازنہ	دسمبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا دسمبر (2006) سے موازنہ
لاہور	3000	2975	3650	0.84	-17.81
فیصل آباد	2583	2741	3548	-5.75	-27.19
سرگودھا	2694	2686	3354	0.29	-19.69
ملتان	2800	3054	3424	-8.32	-18.22
گوجرانوالہ	2971	3021	3573	-1.66	-16.85
اوکاڑہ	2008	3058	3645	-1.62	-17.47
راولپنڈی	3000	3104	3658	-3.35	-18.00
رحیم یارخان	3300	3267	3700	1.01	-10.81
اوسط	2920	2988	3569	-2.30	-18.20

ماش

ماش لحمیات کا اہم ماخذ ہے پاکستان میں ماش موسم خریف کی فصل ہے۔ موسم خریف کی دالوں میں پیداوار کے لحاظ سے ماش کا شمار دوسرے نمبر پر ہوتا ہے۔ سال 08-2007 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں 34.67 (ہزار ہیکٹر) رقبہ پر کاشت کی گئی جس سے 16.14 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی جو کہ پچھلے سال کی نسبت 2.54 فیصد زیادہ ہے۔ پاکستان میں صوبہ پنجاب ماش کا بڑا پیداواری صوبہ ہے اور ماش کے زیر کاشت کل رقبہ کا تقریباً 80 فیصد سے زائد رقبہ پنجاب میں کاشت ہوتا ہے۔ شمالی پنجاب میں نارووال، سیالکوٹ اور راولپنڈی اسکے بڑے پیداواری اضلاع ہیں جبکہ جنوبی پنجاب میں زیادہ تر ڈیرہ غازی خان میں ماش کی فصل کاشت کی جاتی ہے۔ سال 08-2007 کے اعداد و شمار کے مطابق پنجاب میں 30.147 (ہزار ہیکٹر) پر ماش کاشت کی گئی جس سے 13.21 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی۔ لیکن اس کے باوجود بھی ملکی پیداوار ملک کی ضروریات کے مطابق ناکافی ہے اور اس کمی کے باعث ہر سال بیرون ممالک سے ماش درآمد کرنا پڑتی ہے۔ لہذا اس کی قیمتوں کا انحصار بین الاقوامی پیداوار اور قیمتوں پر منحصر ہے۔ درج ذیل گراف میں ماش کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے

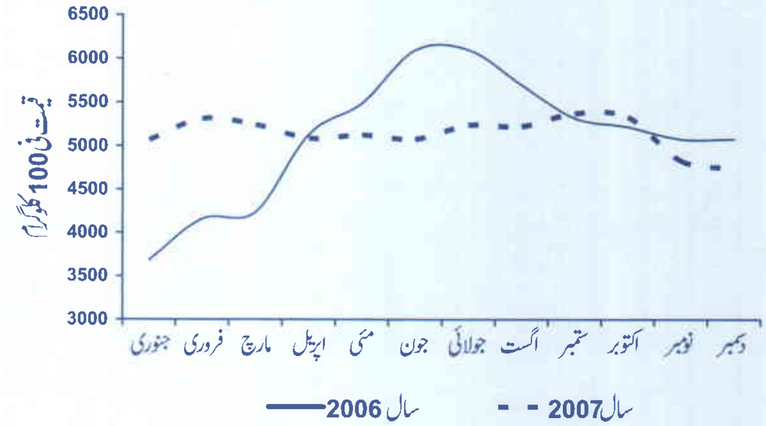

ماش کی فصل برداشت کے بعد نومبر دسمبر کے مہینوں میں منڈیوں میں آنا شروع ہوتی ہے جس کی وجہ سے اِس کی قیمتوں میں کمی واقع ہوتی ہے اس وجہ سے صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں دسمبر کے مہینہ میں ماش کی اوسط قیمت گزشتہ ماہ کی قیمت 4833 روپے سے کم ہوکر 4743 روپے فی کوئنٹل ہوگئی اور شرح کمی 1.87 فیصد رہی اور اسی طرح گذشتہ سال ماہ دسمبر کی نسبت قیمتوں میں 7.06 فیصد کمی ہوئی کیونکہ اس سال فصل کی پیداوار گزشتہ سال کی نسبت 2.54 فیصد زیادہ ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماش کی دسمبر، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال دسمبر کی فیصد قیمتوں کا موازنہ دکھایا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	دسمبر (2007) کی قیمتیں	نومبر (2007) کی قیمتیں	دسمبر (2006) کی قیمتیں	دسمبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر (2007) سے موازنہ	دسمبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا دسمبر (2006) سے موازنہ
لاہور	5283	5288	5567	-0.09	-5.09
فیصل آباد	3821	4058	4865	-5.84	-21.46
سرگودھا	4635	4712	5090	-1.63	-8.94
ملتان	4525	4581	4744	-1.22	-4.61
گوجرانوالہ	2092	5192	4825	-1.93	5.53
اوکاڑہ	4752	4824	5050	-1.49	-5.90
راولپنڈی	4750	4765	5542	-0.31	-14.29
رحیم یارخان	5085	5245	5142	-3.05	-1.10
اوسط	4743	4833	5103	-1.87	-7.06

مسور

دنیا میں دالوں کی کل پیداوار میں مسور کا حصہ 10 فی صد ہے۔ دالوں کی سب سے زیادہ پیداوار انڈیا، کینیڈا، برازیل میں ہوتی ہے۔ دالوں کی عالمی پیداوار میں پاکستان کا حصہ 3 فیصد ہے۔ دنیا میں دالوں کا برآمدی حجم 7.5 ملین ٹن ہے۔ دالوں کی عالمی برآمد میں کینیڈا کا حصہ 27 فیصد ہے۔ مسور کی برآمد میں کینیڈا پہلے جبکہ ترکی، آسٹریلیا اور انڈیا بالترتیب دوسرے تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ موسم ربیع میں کاشت ہونے والی دالوں میں مسور کا نمبر چنے کے بعد آتا ہے۔ بارانی علاقوں میں اسے اکتوبر کے دوران بویا جاتا ہے جبکہ نہری اور زیادہ زرخیز علاقوں میں اسکی بوائی نومبر تک ہوتی ہے۔ صوبہ پنجاب میں اس کے بڑے پیدواری اضلاع راولپنڈی، چکوال اور نارووال ہیں۔ مقامی پیداوار منڈی کی طلب کو پورا کرنے کے لئے ناکافی رہتی ہے۔ اس لئے طلب ورسد کے مابین توازن برقرار رکھنے کے لئے اسکو زیادہ تر کینیڈا، انڈیا اور آسٹریلیا وغیرہ سے درآمد کیا جاتا ہے۔ لہذا اس کی قیمتوں کا انحصار بین الاقومی منڈی پر ہوتا ہے۔ سال 07-2006 کے اعداد وشما کے مطابق پاکستان میں مسور 38.26 (ہزار ہیکٹر) پر کاشت کی گئی جس سے 21.03 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی۔ سال 08-2007 کے لئے اس فصل کے زیر کاشت رقبہ کا حدف 45.24 ہزار ہیکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ اِن دنوں میں مسور کی کاشت شروع ہے بلکہ مکمل ہونے کو ہے جس کی وجہ سے اِس کی طلب میں اضافہ ہوگیا ہے۔ درج ذیل گراف میں مسور کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

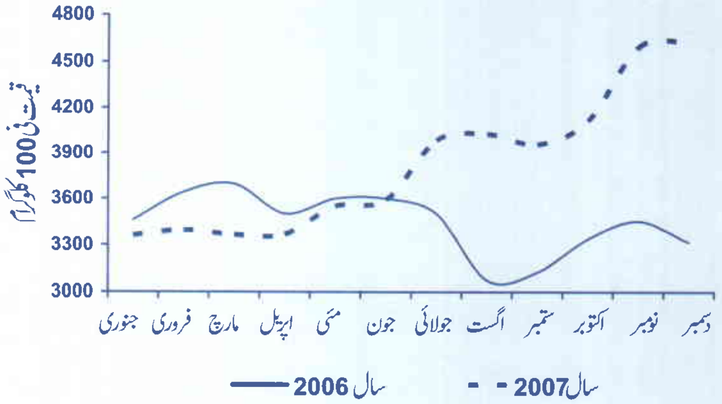

اس وجہ سے دسمبر میں مسور کی اوسط قیمت پچھلے ماہ کے مقابلہ میں 0.79 فیصد زیادہ رہی۔ گذشتہ ماہ نومبر میں اوسط قیمت 4601 روپے فی کوئنٹل تھی جو دسمبر میں بڑھ کر 4637 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ جو گزشتہ سال دسمبر کے مقابلے میں 39.76 فیصد زیادہ ہیں کیونکہ نومبر میں مسور کی کاشت ہونے کی وجہ سے طلب میں اضافہ ہوگیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مسور کی دسمبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ دسمبر کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	دسمبر(2007)کی قیمتیں	نومبر(2007)کی قیمتیں	دسمبر(2006)کی قیمتیں	دسمبر(2007)کی فیصد قیمتوں کا نومبر(2007)سے موازنہ	دسمبر(2007)کی فیصد قیمتوں کا دسمبر(2006)سے موازنہ
لاہور	4733	4738	3208	-0.10	47.53
فیصل آباد	4503	4460	3135	0.97	43.62
سرگودھا	4089	4198	3542	-2.61	15.44
ملتان	4665	4671	3173	-0.14	47.01
گوجرانوالہ	4667	4775	3154	-2.27	47.95
اوکاڑہ	4600	4300	3631	6.98	26.68
راولپنڈی	4942	4881	3567	1.24	38.55
رحیم یارخان	4900	4783	3133	2.45	56.38
اوسط	4637	4601	3318	0.79	39.76

مونگ

خریف کی دالوں میں مونگ سب سے بڑی فصل ہے دوران سال 08-2007 یہ دال 245.69 ہزار ہیکٹر رقبہ پر کاشت کی گئی جس سے 152.68 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی جو کہ پچھلے سال کی نسبت 10.26 فیصد زیادہ ہے۔ مونگ میں لحمیات کی مقدار 25 فیصد تک پائی جاتی ہے۔ پاکستان اپنی مقامی طلب کو پورا کرنے کے لئے ہر سال دالوں کو درآمد کرتا ہے سال 07-2006 میں 225192 ہزار امریکی ڈالر کی دالیں درآمد کیں گئیں۔ مونگ دالوں میں رقبہ اور پیداوار کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے اس کی پیداوار کا بڑا حصہ (77) فیصد صوبہ پنجاب سے حاصل ہوتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں بھکر، میانوالی، لیہ، جھنگ، سرگودھا اور خوشاب بالترتیب مونگ پیدا کرنے والے بڑے اضلاع ہیں۔ بھکر صوبہ پنجاب میں مونگ کی کل پیداوار کا 45.99 فیصد پیدا کرتا ہے۔ مونگ کی فصل جون سے شروع ہو کر نومبر تک منڈی میں آتی رہتی ہے۔ اور نئی فصل کے منڈی میں آتے ہی رسد طلب کے مقابلہ میں بڑھ جاتی ہے جو قیمت میں کمی کا موجب بنتی ہے۔ درج ذیل گراف میں مونگ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

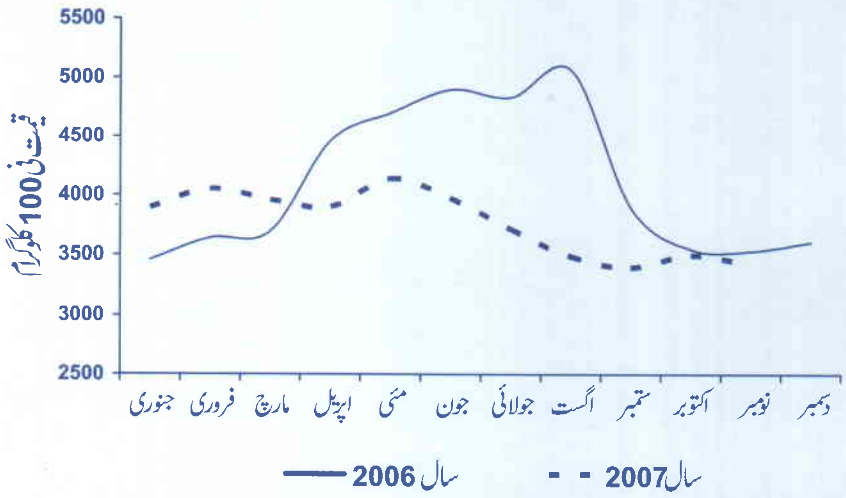

دسمبر میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مونگ کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی ۔ گذشتہ ماہ اوسط قیمت 3425 روپے فی کوئنٹل تھی جو اس ماہ کم ہو کر 3398 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ اس طرح شرح کمی 0.78 فیصد رہی جبکہ گذشتہ سال نومبر کے مقابلے میں شرح کمی 3.07 فیصد رہی۔ کیونکہ اس سال مونگ کی پیداوار پچھلے سال کی نسبت 10.26 فیصد زیادہ ہے۔ مونگ کا موسم ہونے کی وجہ سے آئندہ ماہ قیمتیں مزید کم ہوسکتی ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ دسمبر کی قیمتوں کا، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ دسمبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	دسمبر (2007) کی قیمتیں	نومبر (2007) کی قیمتیں	دسمبر (2006) کی قیمتیں	دسمبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر (2007) سے موازنہ	دسمبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا دسمبر (2006) سے موازنہ
لاہور	3508	3575	4017	-1.86	-12.66
فیصل آباد	2826	2940	3522	-3.88	-19.76
سرگودھا	2803	2819	3376	-0.57	-16.98
ملتان	3038	3047	3481	-0.31	-12.75
گوجرانوالہ	3396	3350	3621	1.37	-6.21
اوکاڑہ	3800	3800	3163	0.00	20.16
راولپنڈی	3650	3690	3700	-1.08	-1.35
رحیم یار خان	4164	4176	3167	-0.29	31.49
اوسط	3398	3425	3506	-0.78	-3.07

پیاز

پیاز کا ارتقاء وسطی ایشاء، ایران اور مغربی پاکستان میں آج سے 500 سال پہلے ہوا۔ پیاز کا استعمال پوری دنیا میں کھانوں میں ذائقہ پیدا کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ سال 2006 میں پیاز کی عالمی پیداوار 120.93 ملین ٹن رہی۔ پیاز کی پیداوار میں چین، بھارت، امریکہ اور پاکستان بالترتیب 1.70,2.77,5.32,16.21 اور 1.48 فیصد حصہ کے ساتھ بڑے ممالک ہیں ۔سال 07-2006 کے دوران پاکستان میں پیاز 124.08 ہزار ہیکٹر پر کاشت کیا گیا جس سے 1760.91 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی۔ جو کہ پچھلے سال کی نسبت 14.31 فیصد کم ہے۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں مختلف دنوں میں پیاز کی کاشت کی جاتی ہے۔ صوبہ سندھ سے پیاز کی آمد نومبر سے اپریل تک، پنجاب سے مئی سے لے کر جولائی تک۔ سرحد سے اگست سے لے کر اکتوبر تک، بلوچستان سے دو فصلیں اگست سے اکتوبر اور اکتوبر سے نومبر تک حاصل ہوتی ہیں۔ پاکستان میں پیاز کی زیادہ تر پیداوار صوبہ سندھ اور بلوچستان سے حاصل ہوتی ہے۔ صوبہ سندھ پیاز کی کل ملکی پیداوار کا 40 فیصد، جبکہ پیاز کی کل پیداوار میں صوبہ پنجاب کا حصہ صرف 15 فیصد ہے جبکہ اسکی کھپت میں اس کا حصہ 50 سے 60 فیصد تک ہے۔ صوبہ پنجاب میں پیاز کی کاشت ربیع میں کی جاتی ہے اور مئی سے جولائی تک پنجاب کی مقامی رسد ہی منڈی میں اس کی طلب کو پورا کرنے کیلئے دستیاب رہتی ہے۔ مقامی فصل کے آنے سے رسد، طلب کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے اور قیمتیں کافی حد تک کم ہو جاتی ہیں۔ اس وقت منڈی میں پیاز سندھ سے آ رہا ہے۔ سندھ کے پیاز کا معیار دوسرے صوبوں کے پیاز سے بہتر ہوتا ہے اور اُس کو زیادہ عرصہ تک محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ سندھ کا پیاز آتے ہی منڈی میں پیاز کی قیمتیں کم ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ درج ذیل گراف میں پیاز کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

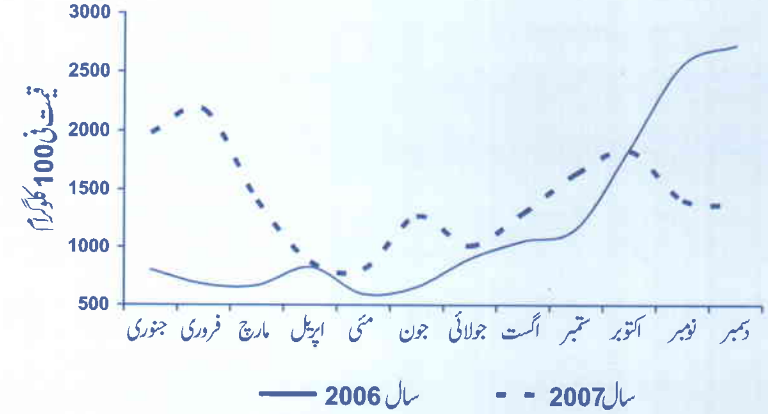

ماہ دسمبر میں پیاز کی قیمتیں گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں کم رہیں۔ نومبر کے دوران اوسط قیمت 1415 روپے فی کوئنٹل تھی جو کم ہو کر 1369 روپے فی کوئنٹل رہی۔ اس طرح شرح کمی 3.23 فیصد رہی جبکہ گذشتہ سال دسمبر کے مقابلہ میں قیمتیں کم ہیں اور شرح کمی 49.98 فیصد ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	دسمبر (2007) کی قیمتیں	نومبر (2007) کی قیمتیں	دسمبر (2006) کی قیمتیں	دسمبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر (2007) سے موازنہ	دسمبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا دسمبر (2006) سے موازنہ
لاہور	1358	1342	2600	1.22	-47.76
فیصل آباد	1342	1292	2479	3.84	-45.88
سرگودھا	1472	1417	3142	3.86	-53.16
ملتان	1113	1304	2633	-14.69	-57.75
گوجرانوالہ	1233	1200	2508	2.78	-50.83
اوکاڑہ	1383	1467	2725	-5.70	-49.24
راولپنڈی	1671	1613	2908	3.59	-42.55
رحیم یارخان	1380	1682	2900	-17.95	-52.41
اوسط	1369	1415	2737	-3.23	-49.98

آلو

دنیا میں آلو کا ارتقاء جنوبی امریکہ سے ہوا۔آلو کی عالمی پیداوار 313 ملین ٹن کے قریب پہنچ چکی ہے۔ چین ،روس ،بھارت ،امریکہ ،یوکرائن اور جرمنی بالترتیب 22.41،12.29،7.61،6.28،6.20،3.19 فیصد حصہ کے ساتھ آلو کی پیداوار میں بڑے ممالک ہیں۔جبکہ پاکستان عالمی پیداوار میں 0.499 فیصد حصہ کے ساتھ 23واں نمبر پر ہے۔آلو نشاستے کا ایک اہم ماخذ ہے اس کے علاوہ اس میں معدنی نمکیات اور حیاتین کی بھی کافی اچھی مقدار پائی جاتی ہے۔پاکستان میں اس کی زیادہ پیداوار صوبہ پنجاب سے حاصل ہوتی ہے جو کہ کل پیداوار کا تقریباً 93 فیصد ہے۔سال 07-2006 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں 131.94 ہزار ہیکٹر پر کاشت کیا گیا جس سے 2470.31 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی پاکستان میں آلو کی کل پیداوار میں پنجاب 2317.79 (000ٹن) آلو کی پیداوار حاصل ہوئی۔اس سال آلو کی بہتر پیداوار متوقع ہے۔نومبر سے جون تک صوبہ پنجاب کی فصل منڈی میں دستیاب ہوتی ہے۔آلو کی فصل سال میں دو بار آتی ہے صوبہ سرحد سے آلو کی آمد جولائی سے ستمبر اور اگست سے اکتوبر تک ہوتی ہے جبکہ بلوچستان سے آلو اکتوبر سے لیکر نومبر تک آتا ہے۔اس وقت آلو کی فصل کی آمد پنجاب سے ہورہی ہے۔ پنجاب کی فصل منڈیوں میں آنا شروع ہوگئی ہے۔جس سے اس کی قیمتوں میں کمی کا رجحان پایا جاتا ہے اور زیادہ پیداوار کی وجہ سے آلو کی قیمتیں میں مزید کمی ہوسکتی ہے۔اس لئے برآمد کنندگان کو دوسرے ممالک سے زیادہ سے زیادہ برآمدی معاہدے کرنے چاہیے۔درج ذیل گراف میں آلو کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

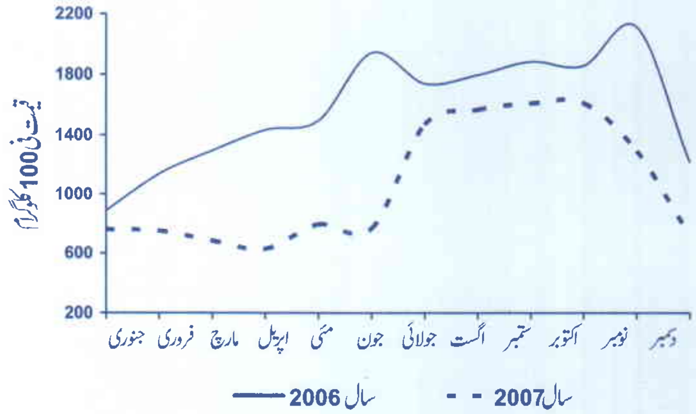

نومبر کے دوران اوسط قیمت 1294 روپے فی کوئنٹل تھی جو کم ہوکر 712 روپے فی کوئنٹل ہوگی۔اس طرح شرح کمی 45.02 فیصد رہی۔لیکن پچھلے سال ماہ نومبر کی نسبت 41.58 فیصد کمی رہی۔درج ذیل گوشوارہ میں آلو کی دسمبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال دسمبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	دسمبر(2007)کی قیمتیں	نومبر(2007)کی قیمتیں	دسمبر(2006)کی قیمتیں	دسمبر(2007)کی فیصد قیمتوں کا نومبر(2007)سے موازنہ	دسمبر(2007)کی فیصد قیمتوں کا دسمبر(2006)سے موازنہ
لاہور	658	1225	1142	-46.26	-42.34
فیصل آباد	575	1225	1100	-53.06	-47.37
سرگودھا	750	1350	1283	-44.44	-41.56
ملتان	765	1329	1292	-42.44	-40.77
گوجرانوالہ	517	1133	1000	-54.40	-48.33
اوکاڑہ	696	1325	1060	-47.48	-34.36
راولپنڈی	831	1238	1435	-32.86	-42.09
رحیم یار خان	900	1528	1432	-41.10	-37.14
اوسط	712	1294	1218	-45.02	-41.58

ٹماٹر

ٹماٹر کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ٹماٹر کی کاشت کا آغاز امریکہ سے ہوا۔اور سولہویں صدی میں یورپ میں متعارف ہوا۔آجکل دنیا میں ٹماٹر کی پیداوار میں چین،امریکہ،ترکی، بھارت،مصر اور اٹلی بالترتیب 26.31,9.09,7.96,6.98,6.14اور 5.13فیصد حصہ کے ساتھ بڑے ممالک ہیں۔سال 2006 کے اعدادوشمار کے مطابق پاکستان ٹماٹر کی کل پیداوار میں 35 ویں نمبر پر ہے اور ٹماٹر کی عالمی پیداوار اس کا حصہ 0.37 فیصد ہے۔پاکستان میں ٹماٹر کی پیداوار میں صوبہ سرحد 45 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، بلوچستان 26 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور پنجاب 19 فیصد حصہ کے ساتھ تیسر ےجبکہ سندھ 10 فیصد کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔ٹماٹر سالن اور سلاد دونوں میں استعمال ہوتا ہے اسلئے اس کا استعمال سارا سال ہوتا رہتا ہے۔ٹماٹر کی مقبول ترین مصنوعات کوزیادہ تر ٹماٹو پیسٹ اور کیچپ ہیں۔ان دنوں منڈی میں ٹماٹر پنجاب اور صوبہ سرحد سے آتا ہے۔لیکن شدید بارشوں کے باعث ان علاقوں کی فصل بری طرح متاثر ہوئی۔اس کمی کو پورا کرنے کے لیے بھارت سے ٹماٹر درآمد کیا جارہا ہے۔اس وجہ سے قیمتوں میں کمی نظر آرہی ہے۔درج ذیل گراف میں ٹماٹر کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

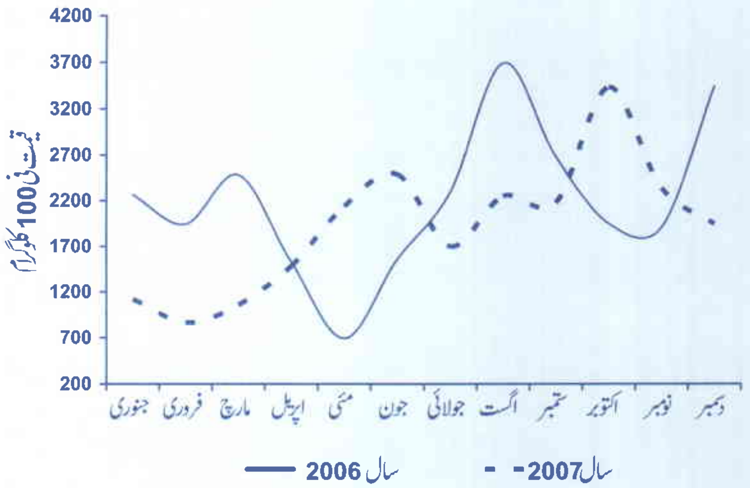

نومبر میں ٹماٹر کی اوسط قیمت 2346روپے فی کوئنٹل رہی جو اس ماہ (دسمبر) میں کم ہوکر 1951 روپے فی کوئنٹل پر آ گئی۔اور شرح کمی 16.85فیصد رہی۔لیکن ٹماٹر کی قیمتیں پچھلے سال ماہ دسمبر کی نسبت 43.58فیصد زیادہ رہیں۔درج ذیل گوشوارہ میں ٹماٹر کی دسمبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ دسمبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	دسمبر(2007)کی قیمتیں	نومبر(2007)کی قیمتیں	دسمبر(2006)کی قیمتیں	دسمبر(2007)کی فیصد قیمتوں کا نومبر(2007)سے موازنہ	دسمبر(2007)کی فیصد قیمتوں کا دسمبر(2006)سے موازنہ
لاہور	1875	2158	2967	-13.11	-36.80
فیصل آباد	2033	2483	3658	-18.11	-44.42
سرگودھا	1983	2675	3717	-25.86	-46.64
ملتان	1771	1925	3325	-8.01	-46.74
گوجرانوالہ	2075	2242	3242	-7.45	-35.99
اوکاڑہ	1992	2263	3455	-11.99	-42.35
راولپنڈی	1975	2488	3950	-20.62	-50.00
رحیم یارخان	1900	2533	3342	-24.99	-43.14
اوسط	1951	2346	3457	-16.85	-43.58

سرخ مرچ

مرچ کی تاریخ بہت پرانی ہے۔اس کا ارتقاء امریکہ میں 7500 B.C میں ہوا۔میکسیکو اور سپین سے ہوتی ہوئی ایشیاء میں پہنچی اور فلپائن،انڈیا،چین،کوریا اور جاپان میں متعارف ہوئی۔سال 2006 کے اعدادوشمار کے مطابق مرچ کی پیداوار میں بھارت 43.42 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے،چین 8.92 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے،بنگلہ دیش 6.75 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور پیرو 5.88 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔جبکہ پاکستان 2.25 فیصد حصہ کے ساتھ نویں نمبر پر ہے۔سال 2006 کے اعدادوشمار کے مطابق پاکستان میں مرچ کی پیداوار میں سندھ،پنجاب،بلوچستان اور سرحد بالترتیب 4.24,7.08,88.31 اور 0.37 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے،دوسرے،تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔برصغیر میں سالن میں استعمال ہونے والے مصالحہ جات میں سُرخ مرچ ایک لازم جزو ہے۔صوبہ سندھ میں مرچ کی دو فصلیں خریف اور ربیع کاشت کی جاتی ہیں۔صوبہ سندھ کی فصل کسی بھی وجہ سے متاثر ہونے سے اسکی منڈی میں رسد کم ہوجاتی ہے اور منڈی میں اسکی قیمتوں میں اضافہ ہوجاتا ہے۔سندھ کی خریف کی فصل کے منڈی میں آنے پر سرخ مرچ کی قیمتوں میں کمی ہونے کا امکان ہے۔جو اگلے سال فروری،مارچ میں آئے گی اندیشہ ہے کہ سرخ مرچ کی قیمتیں آئندہ خریف کی فصل منڈی میں آنے تک زیادہ رہنے کا امکان ہے۔امپورٹرز حضرات کو سرخ مرچ کی کمی کو پورا کرنے کے لیے اور ملکی قیمتوں کو اعتدال پر رکھنے کے لیے ہمسایہ ملک بھارت سے سرخ مرچ منگوانے پر توجہ دینی چاہیے۔درج ذیل گراف میں امسال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

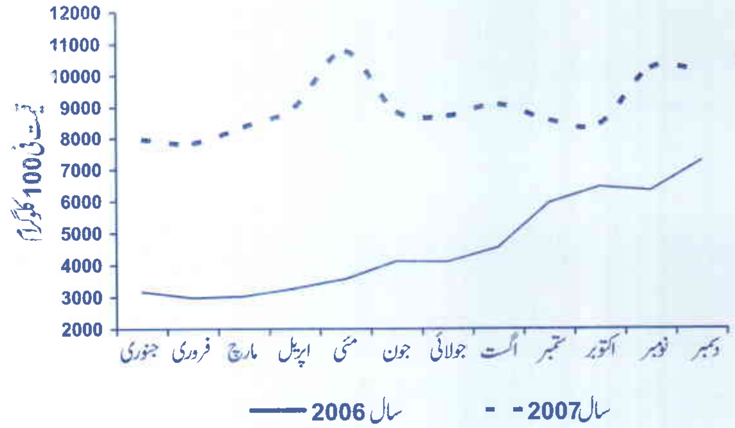

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں ماہ نومبر کے دوران اوسط قیمت 10210 روپے فی کوئنٹل رہی جو دسمبر میں کم ہوکر 10149 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔قیمت میں اوسط شرح میں معمولی کمی 0.59 فیصد رہی جو گزشتہ سال دسمبر کے مقابلہ میں 37.13 فیصد زیادہ رہی۔درج ذیل گوشوارہ میں سرخ مرچ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	دسمبر(2007)کی قیمتیں	نومبر(2007)کی قیمتیں	دسمبر(2006)کی قیمتیں	دسمبر(2007)کی فیصد قیمتوں کا نومبر(2007)سے موازنہ	دسمبر(2007)کی فیصد قیمتوں کا دسمبر(2006)سے موازنہ
لاہور	10250	10979	8450	-6.64	21.30
فیصل آباد	9796	10054	6971	-2.57	40.53
سرگودھا	8500	8346	6875	1.85	23.64
ملتان	9896	9479	7292	4.40	35.71
گوجرانوالہ	9896	10288	7250	-3.81	36.49
اوکاڑہ	9000	8667	6381	3.84	41.04
راولپنڈی	10858	11075	7840	-1.96	38.50
رحیم یارخان	13000	12792	8150	-1.63	59.51
اوسط	10149	10210	7401	-0.59	37.13

زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کی اہم خدمات

ویب سائٹ کا قیام

تحقیقاتی رپورٹیں، معلوماتی کتابچے اور ہینڈ آؤٹس

سیمینار اور ورکشاپس

کسانوں، تاجروں اور سٹاف کی ٹریننگ

زرعی منڈیوں میں الیکٹرانک ریٹ بورڈ کی تنصیب

ٹال فری فون نمبر **0800-51111**

موبی لنک کسان سروس **(700)**

www.amis.pk

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامت زراعت (معاشیات وتجارت) 21-ڈیوس روڈ لاہور- فون نمبر: 042-9201094, 9200754